احسان الٰہی ظہیر

مرزائی معتقدات

مرزائی عقائد کے بیان سے مقصود اس بات کو آشکار کرنا ہے کہ ان کا اور ان کے عقائد کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ بہت سے جدید تعلیم یافتہ حضرات اور بے خبر لوگ حتٰی کہ بعض مرزائی بھی اس بات سے لاعلم ہیں کہ مرزائی معتقدات اور اسلامی عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور ان کے درمیان کوئی قدر مشترک نہیں چنانچہ اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ دین اسلام ایک کامل اور مکمل ضابطہ حیات ہے اور قرآن پاک اس ضابطہ حیات اور دین کا اکمل مجموعہ ہے اور جس طرح اسلام کے بعد کسی اور دین کی ضرورت باقی نہیں رہتی اسی طرح قرآن مجید کے بعد کسی اور کتاب کی حاجت نہیں۔ یہ وہ آخری کتاب ہدایت ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے آسمانوں سے بنی نوع انسان کے لیے نازل کی ہے۔

اس کے برعکس مرزائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ غلام احمد پر اسی طرح کتاب نازل ہوئی جس طرح اولی العزم رسولوں پر نازل ہوتی رہی بلکہ جو کچھ غلام قادیانی پر نازل ہوا وہ اکثر انبیاء پر نازل شدہ کتب اور صحیفوں سے زیادہ ہے اور ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کتاب کی تلاوت اسی طرح ضروری ہے جیسے پہلے آسمانی کتابوں کی تلاوت لازمی اور ضروری تھی اور جس طرح کہ تمام سماوی کتب کے مخصوص نام ہیں مثلاً تورات زبور، انجیل اور قرآن، اسی طرح غلام قادیانی پر اترنے والی کتاب کا بھی ایک مخصوص نام ہے اور وہ ہے، "کتاب مبین" اور قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ قرآن قادیانی، قرآن مجید کی طرح ہی آیات پر مشتمل ہے اور اس کے بیس پارے یا اجزاء ہیں۔ چنانچہ مرزائی پرچہ الفضل اسی بارہ میں رقمطراز ہے کہ:

"ان (مرزا غلام احمد) کا ما انزل الیہ من ربہ بہ برکت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و قرآن شریف اس قدر زیادہ ہے کہ کسی نبی کے ما انزل الیہ سے کم نہیں بلکہ اکثروں سے زیادہ ہوگا[1]"

---

[1] الفضل، قادیان مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۱۹ء

اور قاضی محمد یوسف قادیانی لکھتا ہے :

"خدا تعالیٰ نے حضرت احمد علیہ السلام (غلام قادیان) کے بیئت مجموعی الہامات کو الکتاب المبین" فرمایا ہے اور جدا جدا الہامات کو آیات سے موسوم کیا ہے۔ حضرت (مرزا) صاحب کو یہ الہام متعدد دفعہ ہوا ہے۔ پس آپ کی وحی بھی جدا جدا آیت کہلا سکتی ہے جب کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ایسا نام دیا ہے اور مجموعہ الہامات کو الکتاب المبین کہہ سکتے ہیں۔

پس جس شخص یا اشخاص کے نزدیک نبی اور رسول کے واسطے کتاب لانا ضروری شرط ہے۔ خواہ وہ کتاب شریعت کاملہ ہو یا کتاب المبشرات والمنذرات ہو تو ان کو واضح ہو ــــــــ کہ ان کی اس شرط کو بھی خدا نے پورا کر دیا ہے اور حضرت (غلام قادیانی) صاحب کے مجموعہ الہامات کو جو مبشرات اور منذرات ہیں الکتاب المبین کے نام سے موسوم کیا ہے۔ پس آپ اس پہلو سے بھی نبی ثابت ہیں ولو کرہ الکافرون (اگرچہ کافر اسے ناپسند ہی کریں)"[1]

اور خلیفہ قادیانی مرزا محمود نے عید کا خطبہ دیتے ہوئے کہا،

"حقیقی عید ہمارے لیے ہی ہے مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اس الٰہی کلام کو پڑھا جائے اور سمجھا جائے جو حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) پر اترا۔ بہت کم لوگ ہیں جو اس کلام کو پڑھتے اور اس کا دودھ پیتے ہیں .... وہ سرور اور لذت جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کے الہاموں کو پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے اور کسی کتاب کو پڑھنے سے نہیں ہو سکتی۔ جو ان الہاموں کو پڑھے گا وہ کبھی مایوسی اور نا امیدی میں نہ گرے گا مگر جو پڑھتا نہیں یا پڑھ کر بھول جاتا ہے۔ خطرہ ہے کہ اس کا یقین اور امید جاتی رہے۔ وہ مصیبتوں اور تکلیفوں سے گھبرا جائے گا کیونکہ وہ سرچشمہ امید سے دور ہو گیا .... پس حقیقی عید سے فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) کے الہامات پڑھے"[2]

اور خود مرزا قادیانی اپنی وحی کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے :

"اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم

---

[1] النبوۃ فی الالہام ص ۴۲، ۴۴ مصنفہ قاضی محمد یوسف قادیانی [2] الفضل ۳ اپریل ۱۹۲۸ء

نہیں ہو گا"[1]

اور اسی بنا پر مرزائی یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ ان کا ایک الگ اور مستقل دین ہے اور ان کی شریعت شریعت مستقلہ ہے۔ نیز غلام احمد کے ساتھی صحابہ کی مانند ہیں اور اس کی امت ایک نئی امت ہے۔ چنانچہ مرزائی اخبار الفضل نے ایک بڑا مفصل مقالہ شائع کیا جس میں لکھا کہ:

اللہ تعالیٰ نے اس آخری صداقت کو قادیان کے ویرانہ میں نمودار کیا اور حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) کو جو فارسی النسل ہیں اس اہم کام کے لیے منتخب فرمایا اور فرمایا میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور حملہ آوروں سے تیری تائید کروں گا اور جو دین تو لے کر آیا ہے اسے تمام دیگر ادیان پر بذریعہ دلائل و براہین غالب کروں گا اور اس کا غلبہ دنیا کے آخر تک قائم رکھوں گا"[2]

اور اسی اخبار نے یہ بھی شائع کیا:

"پس ہر احمدی کو جس نے احمدیت کی حالت میں حضور (غلام قادیانی) کو دیکھا یا حضور نے اسے دیکھا صحابی کہا جائے"[3]

اسی طرح خود مرزا غلام احمد نے اپنے بارہ میں لکھا کہ:

"جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ درحقیقت سید المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا"[4]

اس پر مرزائی اخبار الفضل حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"مرزا غلام احمد کی جماعت حقیقت میں صحابہ کی جماعت ہے۔ جس طرح صحابہ حضور کے فیوض سے متمتع ہوتے تھے۔ اسی طرح مرزا غلام احمد کی جماعت ان کے فیوض سے متمتع ہوتی ہے"[5]

اور مرزا محمود احمد خلیفہ قادیانی نے اپنی جماعت کو ایسے افراد کی ملاقات پر انگیخت کرتے ہوئے کہا:

"پھر حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) کے صحابہ سے ملنا چاہیے کئی ایسے ہوں گے جو پھٹے پرانے کپڑوں میں ہوں گے اور ان کے پاس سے کہنی مار کر لوگ گزر جاتے ہوں گے

---

[1] حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱ مصنفہ غلام قادیانی [2] الفضل ۳ر فروری ۱۹۳۵ء [3] الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۳۶ء
[4] خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱ مصنفہ غلام احمد قادیانی [5] الفضل یکم جنوری ۱۹۱۴ء

مگر وہ ان میں سے ہیں جن کی تعریف خود خدا تعالیٰ نے کی ہے۔ ان سے خاص طور پر ملنا چاہئے

رہی بات امت کی تو خود مرزا غلام احمد اپنی امت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے:

"میری امت کے دو حصے ہوں گے ایک وہ جو مسیحیت کا رنگ اختیار کریں گے، اور یہ تباہ ہو جائیں گے اور دوسرے وہ جو مہدویت کا رنگ اختیار کریں گے۔" [۲]

اور اسی طرح وہ خود بھی اپنی الگ شریعت کا اقرار کرتا ہے:

"یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر ونہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہوگیا .... اور میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولٰى صُحُفِ إِبْرٰهِيمَ وَمُوسٰى

یعنی قرآنی تعلیم تورات میں بھی موجود ہے۔" [۳]

پچھلی تحریرات سے اس بات کو تو آپ نے جان ہی لیا ہے کہ اسلام کے بنیادی عقائد اور مرزائی عقائد میں کس قدر اختلاف اور تضاد ہے اور کس طرح مرزائی مسلمانوں سے الگ ایک مستقل اور جدید امت ہیں۔ جن کی اپنی شریعت، اپنی کتاب، اپنا دین اور خداوند تعالیٰ کے بارہ میں اپنے مخصوص نظریات ہیں آگے چل کر ہم ان کے دیگر جداگانہ معتقدات کا تذکرہ کریں گے۔ اس وقت ہم مرزائیوں کے قادیان، اس بستی کے بارہ میں جہاں متنبی قادیانی پیدا ہوا، عقائد کا ذکر کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک یہ بستی مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کی مانند بلکہ ان سے بھی افضل ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس کی زمین، زمین حرم ہے۔ اس میں شعائر اللہ ہیں اور وہاں تجلیات و برکاتِ ربانی کا نزول ہوتا ہے اور اس میں ایک ایسا قطعہ زمین بھی ہے، جو حقیقۃً جنت کا ٹکڑا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ قادیان میں ایک ایسا مقبرہ ہے جہاں خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پڑھتے ہیں۔ نیز مساجد قادیان مسجد نبوی، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کا مقابلہ کرتی ہیں بلکہ خود یہ پوری کی پوری بستی ہی مسلمانوں کے قبلہ وکعبہ کی ہمسر ہے چنانچہ ایک دریدہ دہن مرزائی اخبار الفضل میں لکھتا ہے:

---

[۱] الفضل ۸ر جنوری ۱۹۳۲ء [۲] قول غلام قادیانی منقول از اخبار الفضل قادیان ۲۶ر جنوری ۱۹۱۶ء

[۳] اربعین نمبر ۴ ص ۶، مولفہ غلام قادیانی

"قادیان کیا ہے، وہ خدا کے جلال اور اس کی قدرت کا چمکتا ہوا نشان ہے اور حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) کے فرمودہ کے مطابق خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے..... قادیان خدا کے مسیح کا مولد، مسکن اور مدفن ہے۔ اس بستی میں وہ مکان ہے جس میں دنیا کا نجات دہندہ، دجال کا قاتل، صلیب کو پاش پاش کرنے والا اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے والا پیدا ہوا۔ اس میں اس نے نشوونما پائی اور اسی جگہ اس کی زندگی گزری" [۱]

ایک دوسرا کذاب کہتا ہے:

"قادیان کی بستی خدا کے انوار کے نازل ہونے کی جگہ ہوئی۔ اس کی گلیوں میں برکت رکھی گئی۔ اس کے مکانوں میں برکت رکھی گئی۔ ایک ایک اینٹ آیت اللہ بنائی گئی۔ اس کی مساجد پر نور، موذن کی اذان پر نور، اسلام کے غلبہ کی تصویر شکل منارہ اسی جگہ بنائی گئی جہاں خدا کا مسیح نازل ہوا۔ اسی منارہ سے وہی لا الہ الا اللہ کی آواز پھر بلند کی گئی جو آج سے تیرہ صدیاں قبل عرب میں بلند کی گئی تھی" [۲]

اور غلام قادیان کا فرزند اکبر ہرزہ سرا ہے:

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں" [۳]

ایک اور دفعہ خطبہ جمعہ دیتے ہوئے کہتا ہے:

"یہ مقام (قادیان) وہ مقام ہے جس کو خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کے لیے ناف کے طور پر بنایا ہے اور اس کو تمام جہاں کے لیے ام قرار دیا ہے اور ہر ایک فیض دنیا کو اس مقدس مقام سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لیے یہ مقام خاص ہیبت رکھنے والا مقام ہے" [۴]

نیز "خدا تعالیٰ نے قادیان کو مرکز بنایا ہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ کے جو فیوض اور برکات یہاں نازل ہوتے ہیں اور کسی جگہ نہیں..... حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) نے فرمایا ہے جو لوگ قادیان نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے" [۵] (جاری ہے)

---

۱ اخبار الفضل ۱۳ دسمبر ۱۹۲۹ء ۲ الفضل یکم جنوری ۱۹۲۹ء ۳ تقریر مرزا محمود احمد مندرج اخبار الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۳۲ء
۴ الفضل ۳ جنوری ۱۹۲۵ء ۵ انوار خلافت ص ۱۱۷ مجموعہ تقاریر مرزا محمود احمد۔